[redacted]

ABHATH

(Research Journal of Islamic Studies)

Published by: *Department of Islamic Studies, Lahore Garrison University, Lahore.*

ISSN (Print) : 2519-7932

ISSN (Online) : 2521-067X

July-September-2024

Vol: 9, Issue: 35

Email: abhaath@lgu.edu.pk

OJS: https://ojs.lgu.edu.pk/index.php/abhath/index

منتخب کتب تصوف کی روشنی میں صوفیاء کے عقیدہ توحید اور اصول عقائد کا تحقیقی جائزہ

A Research Review of Sufi's Faith of monotheism and its Principles in the Light of Selected *Sūfī* Books

Muhammad Naveed

PhD Scholar, Mohi ud Din Islamic University, Nerian Sharif, AJK

Visiting Lecturer, Islamic Studies, University of Engineering & Technology Taxila:

muhammad.naveed@uettaxila.edu.pk

Muhammad Baqir Khan Khakwani

Formar Dean, Allama Iqbal Open University,Islamabad:

qasimsajid@yahoo.com

Abstract

This research article explores the central role of the doctrine of Faith of monotheism and its principles as presented in selected Sufi texts. The study demonstrates that the beliefs of the Sufis, particularly Tawhid and its principles, are derived from the Qur'an and Sunnah, with no elements conflicting with Islamic teachings. These texts make a concerted effort to align Sufi teachings with traditional Islamic beliefs. The article concludes that Sufi doctrines are fully consistent with Islamic teachings and deeply rooted in the Qur'an and Sunnah. Various aspects of Tawhid are clarified in these texts, and the study argues against the notion that Sufi beliefs are un-Islamic. Ultimately, these works validate Sufi beliefs as authentic and harmonious with Islamic teachings.

Keywords: Sufism, Tawhid, Monotheism, Islamic Doctrine, Qur'an, Sunnah, Sufi Beliefs, Islamic Theology, Authenticity, Traditional Islam.

ہر شخص پر لازم ہے کہ احکام الٰہی اور معرفت ربانی کے علم کے حصول میں مشغول رہے۔ بندے کا علم وقت کے ساتھ فرض کیا گیا ہے یعنی جس وقت پر جس علم کی ضرورت ہو خواہ ظاہر میں ہو یا باطن میں اس کا حاصل کرنا فرض کیا گیا ہے۔اس علم کے دو حصے ہیں ایک کا نام علم اصول ہے اور دوسرے کا نام علم فروع۔ظاہر علم اصول میں کلمہ شہادت یعنی لَا إِلٰهَ إِلَّا الله وَأَشْهَدُ أَنَّ سَيِّدِنَا مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ ہے اور باطن علم اصول میں تحقیق معرفت

یعنی حق تعالیٰ کی معرفت میں کوشش کرتا ہے اور ظاہر علم فروع میں لوگوں سے حسن معاملہ اور باطن علم فروع میں نیت کا صحیح و درست رکھنا ہے۔ان میں سے ہر ایک کا قیام بغیر دوسرے کے محال و ناممکن ہے اس لئے کہ ظاہر حال، باطنی حقیقت کے بغیر نفاق ہے اسی طرح باطن ہے اور باطن بغیر بغیر ظاہر کے زندقہ اور بے دینی ہے۔ظاہر شریعت، ،بغیر باطن کے ناقص و نامکمل ہے۔اور باطن بغیر ظاہر کے ہوا وہوس۔علم حقیقت،شریعت،کے ذریعے ذات باری تعالیٰ کی معرفت حاصل کرے۔

عقیدہ توحید اور اس کے اصول: کشف المحجوب کی روشنی میں

علم حقیقت کے ارکان اور اصول

علم حقیقت یعنی باطن علم اصول کے تین رکن ہیں:[1](1)ذات باری تعالیٰ اور اس کی وحدانیت اور اس کے غیر سے مشابہت کی تنزیہ و نفی کا علم۔(۲)صفات باری تعالیٰ اور اس کے احکام کا علم(۳)افعال باری تعالیٰ،یعنی تقدیر الٰہی اور اس کی حکمت کا علم

علم شریعت کے ارکان واصول

علم شریعت یعنی ظاہر علم اصول کے بھی تین رکن ہیں۔[2](1)کتاب یعنی قرآن کریم(۲)اتباع رسول یعنی سنت(۳) اجماع امت

عقیدہ توحید پر دلائل وبراہین

اللہ تعالیٰ کی ذات وصفات اور اس کے افعال کے اثبات کے علم میں خود اس کا ارشاد دلیل و برہان ہے فرماتا ہے:

فَاعْلَمْ أَنَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهَ [3] جان لو یقیناً اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں .فرمان ہے:

فَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ مَوْلَكُمْ [4] پس جان لو کہ اللہ تمہارا مالک ہے

---

[1] سید علی بن عثمان، کشف المحجوب، م465ھ، مترجم، غلام معین الدین نعیمی، ص39
Syed Ali bin Uṯman,Kashf-al-Maḥjūb, Mutarjam,Khulam Mueen-ud-Din Naeemi,p:39

[2] ایضاً، ص39

Ibid , P:39

[3] سورہ محمد(19:47)

Al-Qur’an, 19:47

[4] سورہ الانفال ،40:8

أَلَمْ تَرَ إِلَى رَبِّكَ كَيْفَ مَدَّ الظِّلَّ (5)

کیاتم نے اپنے رب کی قدرت کی طرف نظر نہیں کی کہ اس نے سایہ کو کیسادراز کیا۔

فرماتاہے: أَفَلا يَنظُرُونَ إِلَى الْإِبِلِ كَيْفَ خُلِقَتْ(6) کیااونٹ کی طرف نظر نہیں کرتے کہ کیساپیداکیاگیا۔

اس قسم کی بکثرت آیات قرآنیہ ہیں جس میں اللہ تعالیٰ کے افعال پر غور وفکر کرنے سے اس کی صفات فاعلیہ کی معرفت حاصل ہوتی ہے۔ حضور اکرم ﷺ فرماتے ہیں۔

مَنْ عَلِمَ أَنَّ اللَّهَ رَبُّهُ وَإِنِّي نَبِيُّهُ حَرَّمَ اللَّهُ تَعَالَى لَحْمَهُ وَدَمَهُ عَلَى النَّارِ [7] جس نے جان لیاکہ اللہ تعالیٰ ہی اس کارب ہے اور یہ کہ میں اسی کا نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) ہوں تواللہ تعالی نے اس کے گوشت اور اس کے خون کو آگ پر حرام کردیاہے۔

علم ذات باری کے شرائط[8]

ذات باری تعالیٰ کے علم کی شرط یہ ہے کہ ہر عاقل وبالغ یہ اعتقاد رکھے کہ حق تعالی موجود اپنی ذات میں قدیم بے حد وحدود ہے اور اس کا کوئی مکان اور جہت نہیں ہے۔اس کی ذات کیلئے تغیر و تبدل ہے اور نہ کسی آفت کا صدور کوئی مخلوق اس کی مانند نہیں ہے اور نہ اس کے بیوی بچے ہیں۔ تمہاری عقل وخیال میں جو صورت وشبیہ آئے وہ اس کی پیدا کردہ ہے سب کا وہی خالق ہے وہی باقی ہے ارشاد ہے:

لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ وَهُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ(9) کوئی شے اس کی مثال نہیں وہی سننے دیکھنے والا ہے۔

Al-Qur'an, 8:40

[5] سورہ الفرقان، 45:25

Al-Qur'an, 25:45

[6] سورہ الغاشیہ، 17:88

Al-Qur'an, 17:88

[7] سید علی بن عثمان، کشف المحجوب، م465ھ، مترجم، غلام معین الدین نعیمی، ص40

Syed Ali Bin Uṯman,Kashf-al-Maḥjūb,Mutarjam,Khulam Mueen-ud-Din Naeemi,p:40

[8] ۔ایضاً

Ibid

[9] سورہ الشوری، 11:42

Al-Qur'an, 11:42

علم صفات باری کی شرائط[10]

صفات باری تعالیٰ کے علم کی شرط یہ ہے کہ عاقل و بالغ یہ اعتقاد رکھے کہ اس کی تمام صفتیں اس کے ساتھ ہیں، مطلب یہ کہ اس کی صفتیں نہ تو اس کی ذات ہیں اور نہ اس کا غیر وہ اپنی ہی صفات کے ساتھ دائم ہے۔ جیسے علم قدرت ارادہ سمع بصر کلام اور بقاو غیرہ چنانچہ فرماتا ہے۔

(1) إِنَّهُ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ (11) — بیشک وہی سینوں کے بھیدوں کو جاننے والا ہے۔

(۲) اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ (12) — اور اللہ ہر شے پر قادر ہے۔

(۳) وَهُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ (13) — وہی سننے دیکھنے والا ہے۔

(۴) فَعَّالٌ لِّمَا يُرِيْدُ (14) — جو چاہتا ہے کرتا ہے۔

(۵) هُوَ الْحَيُّ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ (15) — وہی زندہ و باقی ہے اسکے سوا کوئی معبود نہیں۔

(۲) قَوْلُهُ الْحَقُّ وَلَهُ الْمُلْكُ (16) — اس کا کلام سچا ہے اور اسی کا ملک ہے۔

---

[10] سید علی بن عثمان، کشف المحجوب، م 465ھ، مترجم، غلام معین الدین نعیمی، ص 41
Syed Ali Bin Uṯman,Kashf-al-Maḥjūb,Mutarjam,Khulam Mueen-ud-Din Naeemi,p:41

[11] سورہ الانفال، 43:8
Al-Qur'an, 8:43

[12] سورہ بقرہ، 20:2
Al-Qur'an, 2:20

[13] سورہ الشوری، 11:42
Al-Qur'an, 11:42

[14] سورہ البروج، 85:17
Al-Qur'an, 85:17

[15] سورہ مومن، 65:40
Al-Qur'an, 40:65

[16] سورہ الانعام، 73:6
Al-Qur'an, 6:73

افعال باری تعالی کا علم[17]

علم افعال باری تعالی کے اثبات میں یہ ہے کہ بندہ اعتقاد رکھے کہ تمام مخلوق اور جو کچھ اس کائنات میں ہے سب کا پیدا کرنے والا اور ان کی تدبیر فرمانے والا وہی ہے ارشاد حق تعالی ہے:

وَ اللّٰہُ خَلَقَکُمۡ وَ مَا تَعۡمَلُوۡنَ(18) اللہ نے تمہیں پیدا کیا اور ان سب کو جسے تم عملی جامہ پہناتے ہو۔

یہ جہان ناپید و معدوم تھا اس کی تخلیق سے وجود میں آیا۔ اس نے ہر خیر و شر نیک و بد کی تقدیر فرمائی اور وہی ہر نفع نقصان کا پیدا کرنے والا ہے جیسا کہ فرمایا: اللہُ خَالِقُ کُلِّ شَیۡءٍ(19) اللہ ہر شے کا خالق ہے۔

احکام شریعت کا اثبات

احکام شریعت کے اثبات کی دلیل یہ ہے کہ بندہ اعتقاد رکھے کہ اللہ تعالی کی طرف سے ہماری جانب معجزات اور خوارق عادات کے ساتھ خدا کے بکثرت رسول مبعوث ہوئے ہیں اور ہمارے رسول مصطفی علیہ التحیۃ والثناء خدا کے برحق رسول ہیں، آپ کے معجزات بہت ہیں اور آپ نے جو بھی غیب و ظاہر کی باتیں بیان فرمائیں ہیں سب حق ہیں۔[20]

شریعت اسلامیہ کا پہلا رکن کلام مجید ہے۔ اس کے بارے میں حق تعالی فرماتا ہے:

مِنۡہُ آیَاتٌ مُّحۡکَمٰتٌ ھُنَّ اُمُّ الۡکِتٰبِ(21) اس میں محکم آیتیں ہیں جو کتاب کی اصل ہیں۔

اور دوسرا رکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے اس بارے میں حق تعالی فرماتا ہے:

---

[17] سید علی بن عثمان، کشف المحجوب، م 465ھ، مترجم، غلام معین الدین نعیمی، ص 41
Syed Ali Bin Uṯman, Kashf-al-Mahjūb,Mutarjam,Khulam Mueen-ud-Din Naeemi,p:41

[18] سورہ الصفات، 97:37
Al-Qur'an, 37:97

[19] سورہ الزمر، 62:39
Al-Qur'an, 39:62

[20] سید علی بن عثمان، کشف المحجوب، م 465ھ، مترجم، غلام معین الدین نعیمی، ص 42
Syed Ali Bin Uṯman, Kashf-al-Mahjūb,Mutarjam,Khulam Mueen-ud-Din Naeemi,p:41

[21] سورہ ال عمران، 7:3
Al-Qur'an, 3:7

مَا أَتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَكُمْ عَنْهُ فَانتَهُوا [22]

یہ رسول جو تمہیں دیں اسے لے لو اور جس سے روکیں باز رہو۔

اور تیسرا رکن اجماع امت ہے اس بارے میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

لَا تَجْتَمِعُ أُمَّتِي عَلَى الضَّلَالَةِ عَلَيْكُمْ بِالسَّوَادِ الأَعْظَمِ [23]

میری امت گمراہی پر بھی جمع نہ ہو گی، تم بڑی جماعت کے ساتھ رہو۔

اسی طرح حقیقت کے احکام بھی بکثرت ہیں۔ اگر ان سب کو کوئی یکجا کر کے لکھنا چاہے تو ناممکن ہے اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کے لطائف واسرار کی کوئی انتہا نہیں ہے۔

عقیدہ توحید کے دلائل

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ: وَالٰهُكُمْ إِلٰهٌ وَاحِدٌ [24] تمہارا معبود ایک ہی ہے

نیز فرمایا: قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ [25] تم فرمادو کہ اللہ اکیلا ہے۔

نیز فرمایا: لَا تَتَّخِذُوا الٰهَيْنِ اثْنَيْنِ إِنَّمَا هُوَ إِلٰهٌ وَاحِدٌ [26] (تم دو معبود نہ بناؤ بلاشبہ معبود ایک ہی ہے)

حضور اکرم ﷺ فرماتے ہیں کہ:

بَيْنَنَا رَجُلٌ فِيمَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ لَمْ يَعْمَلْ خَيْرًا قَطُّ إِلَّا تَوْحِيدَ فَقَالَ لِأَهْلِهِ إِذَا مِتُّ فَاحْرِقُونِي ثُمَّ اسْتَحِقُونِي ثُمَّ ذَرُونِي نِصْفِي فِي الْبَرِّ وَنِصْفِي فِي الْبَحْرِ فِي يَوْمٍ رَائِحٍ فَفَعَلُوا فَقَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لِلرِّيحِ

---

[22] سورہ الحشر، 7:59

Al-Qur'an, 59:7

[23] (محمد بن یزید، ابن ماجہ، کتاب السنۃ، باب فضل العلماء...الخ، ۱/۱۴۶، حدیث:224)

Muhammad Bin Yazeed, Ibn- Maja, kitab ul Sunnah, Bab Fazal Ul Ulamah, 1/146, Hadees:224

[24] سورہ البقرہ، 163:2

Al-Qur'an, 2:163

[25] سورہ اخلاص، 1:112

Al-Qur'an, 112:1

[26] سورہ النحل، 51:16

Al-Qur'an, 16:51

وَالْمَاءِ أَجْمَعًا أَخَذْتُمَا فَإِذَا هُوَ بَيْنَ يَدَيْهِ فَقَالَ لَهُ مَا حَمَلَكَ عَلَى مَا صَنَعْتَ فَقَالَ اسْتِحْيَاءٌ مِنْكَ فَغَفَرَ لَهُ [27]

تم سے پہلے ایک شخص گزرا ہے جس کی کوئی نیکی توحید کے سوا نہ تھی اس نے اپنے گھر والوں سے کہا: جب میں مر جاؤں تو مجھے جلا دینا پھر خاکستر کو خوب باریک کر کے تیز ہوا کے دن آدھا خشکی میں اور آدھا دریا میں بہا دینا۔ گھر والوں نے ایسا ہی کیا اللہ تعالیٰ نے ہوا اور پانی سے فرمایا: جو تم نے پھیلایا ہے ان سب کو اکٹھا کر واور میرے حضور لاؤ۔ جب خدا کے حضور وہ پیش ہوا تو حق تعالیٰ نے اس سے فرمایا: تجھے کس چیز نے اپنے ساتھ ایسا سلوک کرنے پر آمادہ کیا؟ اس نے عرض کیا خدایا! مجھے تیری حیا دامن گیر تھی اس لئے میں نے اپنی جان پر ایسا ظلم کیا ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اسے بخش دیا۔ توحید کی حقیقت یہ ہے کہ حق تعالیٰ کو اکیلا جانے اور اس پر صحیح علم رکھے چونکہ اللہ تعالیٰ ایک ہے وہ بے مثل اپنی ذات و صفات میں بے نظیر اور اپنے افعال میں لاشریک ہے توحید کے ماننے والے مسلمانوں نے اللہ تعالیٰ کو ان ہی خوبیوں ساتھ جاتا ہے اور اس جاننے کو توحید کی یکتائی کہا ہے۔

عقیدہ توحید اور اس کے اصول: قوت القلوب کی روشنی میں

فرض توحید یہ ہے کہ دل سے درج ذیل باتوں کا اعتقاد رکھے: اللہ پاک واحد (ایک) ہے، مگر اس کا ایک ہونا عدد کے اعتبار سے نہیں۔ وہی اول (سب سے پہلے) ہے جس کا ثانی (یعنی اس کا کوئی دوسرا) نہیں۔ وہ موجود ہے، اس میں کوئی شک نہیں۔ وہ حاضر ہے، کبھی غائب نہیں ہوتا۔ وہ عالم ہے ، جہل سے اس کا کوئی تعلق نہیں۔ وہ قادر (قدرت والا) ہے، عاجز ہونا اس کی صفت نہیں۔ ود حسن (زندہ) ہے جسے کبھی موت نہ آئے گی۔ وہ قیوم (ہمیشہ رہنے والا) ہے بے خبری اسے زیبا نہیں۔ وہ حلیم (بردبار) ہے نادانی کا وہاں کوئی گزر نہیں۔ وہ سمیع و بصیر (سننے و دیکھنے والا) ہے۔ وہ ایسا مالک ہے جس کی سلطنت کو بھی زوال نہ ہوگا۔ وہ قدیم ہے (یعنی ہمیشہ سے ہے) اور اس کے قدیم ہونے کے وقت کا تعین ممکن نہیں۔ وہ آخر (سب سے پیچھے) ہے جس کے پیچھے ہونے کی کوئی حد نہیں۔ وہ ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا کہ ہیشگی اس کی صفت ہے جسے اس نے اپنے لیے پیدا نہیں کیا۔ وہ ابدالاباد و دائمی ہے، اس کے دوام کی کوئی انتہا نہیں[28]، بلکہ یہ دوام اس کی صفت ہے جسے اس نے اپنے لیے پیدا نہیں کیا۔ اس کے وجود کی کوئی ابتدا ہے نہ اس کے

---

[27] سید علی بن عثمان، کشف المحجوب، م465ھ، مترجم، غلام معین الدین نعیمی، ص320
Syed Ali Bin Ut̲man,Kashf-al-Mahjūb,Mutarjam,Khulam Mueen-ud-Din Naeemi,p:39

[28] مکی، ابو طالب، قوت القلوب، ج3، مکتبہ المدینہ کراچی، ستمبر 2019، صفحہ 275

قدیم ہونے کا کوئی آغاز اور نہ اس کی ابدیت کی کوئی انتہا۔ وہ اپنی اولیت میں آخر اور اپنی آخریت میں اول ہے۔ اس کے تمام اسمائے حسنیٰ اور صفات وانوار اس کی مخلوق ہیں نہ اس کی ذات سے جدا ہیں۔ وہ ہر چیز سے آگے بھی ہے اور ہر چیز کے پیچھے بھی۔ وہ ہر شے کے اوپر بھی ہے اور ہر شے کے ساتھ بھی۔ وہ ہر شے کے اس کی ذات سے بھی قریب ہے۔ وہ اشیا کا محل نہیں اور نہ ہی اشیا اس کا محل ہیں۔ اس نے عرش پر بلا کیف وتشبیہ استوا فرمایا جیسا اس نے چاہا۔ وہ ہر شے کو جاننے والا ہے۔ وہ ہر شے پر قدرت رکھتا ہے۔ وہ ہر شے کا احاطہ کیے ہے۔ ہوا کا جوڑ وہ فضا ہے جو اس کے آگے ہے اور خلا کا جوڑ وہ مرکان سے ہے جو اس کے آگے ہے اور حول (یعنی کائنات کی حدود کا گرد و پیش) کا جوڑا وہ فاصلہ ہے جو اس کے آگے ہے الغرض یہ تمام چیزیں زمینوں اور آسمانوں سے اوپر ہیں اور مخلوقات کے لئے پردہ وحجاب ہیں جو اجرام لطیفہ سے متصل اور اجسام کثیفہ سے جدا ہیں، یہ سب اس کی مشیت کی آماجگاہ اور اس کے اس فرمانِ عالیشان میں داخل ہیں: مِنْ كُلِّ شَيْءٍ خَلَقْنَا زَوْجَيْنِ [29] :اور ہم نے ہر چیز کے دو جوڑ بنائے نیز اللہ پاک کے پیارے حبیب ﷺ کی اس دُعا میں بھی شامل ہیں: رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلا السَّمَوَاتِ وَمِلا الْأَرْضِ وَمِلا مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ (یعنی اے ہمارے رب! تمام خوبیاں تیرے لیے ہیں آسمانوں اور زمین کے برابر اور اس کے بعد اس شے برابر جس کو تو چاہے۔

قوت القلوب میں ذات باری تعالیٰ کے متعلق اصول عقائد [30]

اللہ پاک کی ذات جلالت وعظمت شان والی ہے۔ وہ اپنی ذات کے اعتبار سے منفرد اور اپنے اوصاف کے اعتبار سے یکتا ہے۔ اس کی ذات امتزاج (کسی شے میں ملنے اور ازدواج (کسی شے کے ملنے) سے پاک ہے۔ وہ اپنی تمام مخلوق سے جدا ہے۔ وہ اجسام میں حلول کرتا ہے نہ اعراض اس میں حلول کیے ہیں۔ اس کی ذات میں اس کا غیر شریک ہے نہ اس کے غیر میں اس کی ذات شریک ہے۔ مخلوق مخلوق ہی ہے (خالق نہیں اور ذات باری تعالیٰ خالق ہے وہ مخلوق

Makki,Abū ṭalib, Qūt ul-Qulūb,volume3, Maktaba-Tul-Madina Karachi,September 2019, P: 275

29۔ سورہ الذریات، 51:49

Al-Qur’an, 51:49

30 مکی، ابوطالب، قوت القلوب، ج3، مکتبہ المدینہ کراچی، ستمبر 2019، صفحہ 277

Makki,Abū ṭalib, Qūt ul-Qulūb,volume3, Maktaba-Tul-Madina Karachi,September 2019, P: 277

نہیں)۔ چنانچہ اس کا فرمان ہے۔ فَتَبٰرَكَ اللّٰهُ احۡسَنُ الۡخٰلِقِيۡنَ[31]: تو بڑی برکت والا ہے اللہ سب سے بہتر بنانے والا ہے۔

صفات باری تعالیٰ کے متعلق اصول عقائد[32]

اللہ پاک اسمائے حسنیٰ، صفات اور قدرت و عظمت والا، صاحب کلام و مشیت اور انوار کا مالک ہے۔ یہ سب غیر مخلوق اور غیر حادث ہیں، یہی نہیں بلک اللہ پاک ہمیشہ سے اپنے جمیع اسمائے حسنیٰ، صفات وکلام اور انوار وارادے کے ساتھ قائم و موجود ہے۔ وہ ملک و ملکوت اور عزت و جبروت کا مالک ہے۔ پیدا کرنا، حکم دینا اور سلطان و غلبہ کا حق اسی کو زیبا ہے۔ وہ اپنی مخلوق و سلطنت میں جو چاہتا ہے اور جیسا چاہتا ہے حکم نافذ کرتا ہے۔ اس کے حکم کے بعد کوئی حکم ہے نہ اس کی مشیت کے بعد کسی کی کوئی مشیت۔ اگر وہ کسی شے کے ہونے کا ارادہ کرے تو وہ ہوتی ہے بلکہ اس کی مشیت کے بغیر کچھ نہیں ہو سکتا۔ بندہ اس کی رحمت کے بغیر معصیت سے بچنے کی طاقت پاتا ہے نہ اس کی محبت کے بغیر اس کی طاعت وعبادت کی قوت پاتا ہے۔ ان تمام باتوں میں وہ یکتا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں اور نہ ہی کسی شے (کے بنانے) میں کوئی مددگار۔ کوئی اس پر اثبات وعید کو لازم نہیں کر سکتا اور نہ ہی عفو و مہربانی میں اسے اس کی مشیت کا پابند بنا سکتا ہے۔ ہم پر جاری احکام اس پر لازم نہیں، اس کے کاموں کے ذریعہ اس کا امتحان لیا جا سکتا ہے نہ اس کے اقوال کے ذریعے اس کی جانب اشارہ کیا جا سکتا ہے۔ وہ اپنی حکمت کے ساتھ حکیم اور اپنے عزل کے ساتھ عادل ہے اور یہ دونوں اس کی ایسی صفات ہیں کہ اس کی حکمت کو مخلوق کی حکمت کے مشابہ قرار دیا جا سکتا ہے نہ اس کے عزل کو بندوں کے عزل پر قیاس کیا جا سکتا ہے۔ اس نے جو احکام بندوں پر لازم کیے ہیں وہ اس پر لازم نہیں۔ اس کا کوئی نام ایسا نہیں جو بندوں کے ناموں کی طرح مذموم ہو۔ وہ عقول کی حدود سے بالاتر ہے اور افہام واوہام اور عقول کی پہنچ سے بلند تر ہے وہ ویسا ہے جیسے اس نے خود اپنے اوصاف بیان کیے ہیں اور مخلوق نے جو اس کی مدح سرائی کی ہے وہ اس سے بھی بالا واعلیٰ ہے۔ ہم اس کے وہی اوصاف بیان کرتے ہیں جو روایات اور اس کے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے ثابت ہیں۔ اس جیسا کوئی نہیں، وہ تو ہر شے میں اپنے اسمائے حسنیٰ اور اپنی صفات کاملہ کے اعتبار سے بھی بے مثل ہے۔

---

[31] سورہ المؤمنون، 14:23

Al-Qur'an, 23:14

[32] مکی، ابو طالب، قوت القلوب، ج3، صفحہ 278

Makki, Abū ṭalib, Qūt ul-Qulūb, volume3, P: 278

یہی نہیں بلکہ وہ تو تمثیل وادوات کی نفی کے اعتبار سے بھی ہر شے میں بے مثل ہے۔ وہ اپنی صفات کے ساتھ ہمیشہ ہمیشہ موجود رہے گا، اس کی یہ صفات کبھی اس سے جدا نہ ہوں گی، بلکہ اس کی یہ صفات اس کی ذات کے ساتھ ہی قائم رہیں گی اور اسی طرح ہمیشہ رہیں گی۔ وہ ہمیشہ ایسا ہی رہے گا کہ اس کی کوئی انتہا نہ ہو گی، نہ کوئی انجام، نہ کوئی کیف بیان ہو سکے گا نہ کوئی تشبیہ اور نہ کوئی اس کا ثانی ہو گا۔ بلکہ وہ اپنی وحدانیت وانفرادیت کے ساتھ یکتا و تنہا ہی رہے گا۔ اس پر قیاس جاری نہیں ہو سکتا اور نہ ہی لوگوں کے ساتھ اس کی مثال دی جا سکتی ہے۔ کسی جنس سے اس کے اوصاف بیان نہیں ہو سکتے اور نہ ہی کسی حس سے اسے محسوس کیا جا سکتا ہے۔ اس کے اسمائے حسنیٰ وصفات حمیدہ اور انوار و کلام کے علاوہ ملک وملکوت میں جو کچھ ہے سب حادث اور اس کی ربوبیت کا مظہر ہے۔ یہ سب کچھ پیدا ہوا، پہلے کچھ نہ تھا، ان میں کوئی شے نہ قدیم ہے نہ اول، بلکہ انہیں بعد میں پیدا ہونے والے زمانوں اور اوقات کے مطابق وجود کی دولت ملی۔ اللہ پاک ازلی ہے اور اس کی ازلیت ہمیشہ رہے گی۔ وہ ابدی ہے اور اس کی ابدیت کبھی ختم نہ ہو گی۔ وہ اپنی صفت قیومیت کے ساتھ قیوم اور دیمومیت کے ساتھ دائمی ہے۔ وہ ایسا اول ہے جس کا کوئی اول نہیں، وہ ایسا آخر ہے جس کا کوئی آخر نہیں۔ یہی اس کی حقیقت ہے، وہ یکتا ہے، وہ بے نیاز ہے۔ اس نے کسی کو جنا نہ وہ کسی سے بنا گیا۔ یعنی وہ کسی کا بیٹا ہے نہ کسی کا باپ۔ کوئی شے اس کی ذات سے پیدا نہ ہوئی اور نہ ہی اس کی ذات کسی شے سے پیدا ہوئی۔ وہ ہر اس بات سے پاک و برتر ہے جو ملحدین اس کے بارے میں کہتے ہیں۔

عقائد باطلہ کا رد۔

جو شخص ہمارے ذکر کردہ عقائد سے اختلاف کرے گا گویا وہ مُعتَزِلَہ وَجُہمِیَّہ کے مذہب کو اختیار کرنے والا شمار ہو گا۔ جس کی وجوہات یہ ہیں: معتزلہ اپنے اختلاف کے باوجود اس بات پر متفق ہیں کہ اللہ پاک ایک شے کو اس وقت دیکھتا ہے جب وہ ہو جاتی ہے۔ یوں وہ علم باری تعالیٰ کے قدیم ہونے میں اہل سنت سے اختلاف رکھتے ہیں۔ قدریہ میں سے عباد کے ماننے والوں کا عبادیہ نامی گروہ کا بھی یہی کہنا ہے کہ اللہ پاک ایک شے کو اس وقت دیکھتا ہے جب وہ وقوع پذیر ہو جاتی ہے۔ ان کا یہ قول (قدریہ کے دو مشہور گروہوں کے بانیوں) نظام اور بشر مریسی کے قول جیسا ہی ہے کہ اللہ پاک اشیا کے وجود سے پہلے انہیں نہیں دیکھ سکتا۔ مجہمیہ کے مختلف گروہوں کا باہمی اختلاف کے باوجود اس بات پر اتفاق ہے کہ اللہ پاک کسی شے سے اسی وقت کلام فرماتا ہے جب وہ ہو جاتی ہے تو وہ کلام کو پیدا کرتا ہے۔ صاحب کتاب حضرت سیدنا شیخ ابو طالب مکی فرماتے ہیں: مجہوریہ نے کلام باری تعالی سے قبل (کائنات) کے ہونے کو مقدم ٹھہرایا جیسا کہ دیگر مذکورہ لوگوں نے اللہ پاک کے دیکھنے سے قبل اشیا کے وجود کو مقدم جانا۔ گویا کہ یہ سب لوگ اللہ پاک کے کلام اور اس کے دیکھنے کے حادث ہونے کا عقیدہ رکھتے ہیں، کیونکہ انہوں نے مسمّیٰ کو حادث قرار دینے کے بعد اسم کو

بھی حادث قرار دیدیا اور خالق کے ارادے پر مخلوق کی استطاعت کو مقدم جانا۔ لہٰذا ان لوگوں کا شرک نہ صرف واضح ہو گیا بلکہ وہ اپنے ان باطل عقائد کی کی وجہ سے توحید سے بھی خارج ہو گئے۔ اس طرح قدریہ میں سے عبادیہ نے بھی جھوٹ کا دامن تھاما اور نظامیہ ومریسیہ فرقوں کے عقیدے کی مشابہت اختیار کی اور ان سب کے دل باہم ایک جیسے ہو گئے اور انہوں نے اس بات کی پیروی کی جوان میں یکساں تھی۔ جبکہ معتزلہ کے تمام گروہوں کا علم، قدرت اور مشیت کی نفی پر اجماع ہے۔ البتہ ! ان سب کا یہ کہنا ہے کہ اللہ پاک عالم تو ہے مگر اس کا علم کسی شے کے اختیار کرنے پر مجبور کر سکتا ہے نہ کسی شے کو لازم کر سکتا ہے۔ چنانچہ انہوں نے علم باری تعالیٰ کو مخلوق کے جیسا خیال کیا اور کہنے لگے کہ اللہ پاک عالم تو ہے مگر اس کا علم قدیم نہیں، وہ قادر تو ہے مگر اس کی قدرت ازلی نہیں اور وہ ارادہ کرنے والا بھی ہے مگر اس کا یہ ارادہ بھی ازلی نہیں۔ نیز انہوں نے مخلوق کی استطاعت کو مقدم جانا تاکہ معلومات کا ازلی ہونا لازم نہ آئے اور کہنے لگے کہ ارادہ اور کلام حقیقت میں افعال کی صفات ہیں لہذا یہ دونوں مخلوق ہیں۔ لجہمیہ کا بھی اس بات پر اتفاق ہے کہ کلام بالکل اللہ پاک کی صفت نہیں، بلکہ وہ اجسام میں اغراض پیدا کر کے کلام کو فضا کے پردے میں ظاہر کرتا ہے۔ ان کے نزدیک یہی توحید ہے تاکہ وہ اللہ پاک کے ساتھ کسی اور شے کو قدیم نہ مان بیٹھیں۔

اہل سنت وجماعت کا عقیدہ[33]

صاحب قوت القلوب حضرت سیدنا شیخ ابو طالب مکی فرماتے ہیں:) اہل سنت وجماعت مذکورہ باتوں کو الحاد شمار کرتے ہیں۔ اس لیے کہ اس سے صفات باری تعالیٰ کے قدیم ہونے کی نفی ہوتی ہے اور ان کا حادث ہونا اور یہی اہلِ یقین کی شہادت اور مقربین کا ایمان ہے۔ لہٰذا ہماری ذکر کردہ باتوں کو ہرگز عقل کے پیمانے پر مت پرکھنا ورنہ عقل تمہیں مشاہدے سے روک دے گی۔ اس لیے کہ صفات باری تعالیٰ کے متعلق ہماری رائے وہی ہے جو اہل سنت کی ہے نیز ان کا ذات باری تعالیٰ سے خدا ہونا بھی لازم آتا ہے۔ حالانکہ اللہ پاک کے فضل وکرم سے اہلِ یقین کا ان مذکورہ باتوں میں کوئی اختلاف نہیں، جیسا کہ توحید کی صحت میں ان کا کوئی اختلاف نہیں ذکر کردہ تفصیلات کا مشاہدہ صرف نُورِ عقل سے ممکن نہیں بلکہ ان کا مشاہدہ نور یقین سے ہوتا ہے۔ کیونکہ خالق مخلوق جیسا نہیں اور جو بے مثل ہو اس کا مشاہدہ بھی صرف اسی شے سے ممکن ہے جو بے مثل ہو یعنی وہ نور یقین جس کا سرچشمہ قادر تعالیٰ کا نور ہے اور جسے وہ نور کی دولت عطا نہ فرمائے تو اس کے لیے کہیں نور نہیں۔

---

[33] مکی، ابو طالب، قوت القلوب، ج3، 2019، صفحہ 307
Makki, Abū ṭalib, Qūt ul-Qulūb, volume3, P: 307

عقیدہ توحید میں عقل کا گزر نہیں

مذکورہ صفات باری تعالی اس توحید کا ظاہر ہیں جس کا تعلق فرض شہادت سے ہے، جہاں عقل کی ترتیب کا گزر ہے نہ عقلی پیمانے پر اسے قیاس کر کے اس کی کوئی مثال دی جاسکتی ہے، کیونکہ صفات کی نفی اور مثلی اشیا میں ان کا ثبوت عقلی رائے میں رائے پایا جاتا ہے جیسا کہ کفر اور گمراہی نفوس کی فطرت میں موجود ہیں، جس کی وجوہات یہ ہیں :انہیں مشاہدہ ابصار (یعنی آنکھوں سے دیکھنے) کی توفیق حاصل نہیں۔ افکار کے تخیل میں مشاہدہ ربوبیت کا وجود مفقود ہوتا ہے۔ عرف وعادت اسباب کے ظہور میں جاری ہوتے ہیں۔ جیسا کہ منقول ہے کہ ایک صدیق نے حقیقت توحید بیان کر کے لوگوں کو بارگاہ خداوندی کی طرف بلایا تو ان کی پکار پر چند ایک کے سوا کسی نے لبیک نہ کہا۔ اس پر وہ بڑے حیران ہوئے تو اللہ پاک نے انہیں الہام فرمایا: کیا یہ چاہتے ہو کہ عقلیں تمہاری بات قبول کریں؟ عرض کی: جی! یہی چاہتا ہوں۔ تو ارشاد فرمایا: مجھے ان سے محجوب (یعنی پردے و حجاب میں) کر دو۔ عرض کی: اے میرے رب! میں تجھے کیسے ان سے محجوب کر سکتا ہوں، حالانکہ میں تو انہیں تیری طرف بلا رہا ہوں؟ ارشاد فرمایا: ان کے سامنے اسباب اور اَسْبَابُ الْاَسْبَاب کی باتیں کرو۔ چنانچہ انہوں نے اسی طرح دعوت دی تو لوگوں کی ایک بہت بڑی تعداد نے اسے قبول کر لیا۔[34]

عقیدہ توحید اور اس کے اصول: رسالہ قشیریہ کی روشنی میں

عقیدہ توحید اور اس کے اصول

صوفیاء کرام کے بزرگوں نے توحید کے سلسلے میں اپنے موقف کے قواعد کو اسی اصول پر استوار کیا ہے۔ انھوں نے اپنے عقائد کو بدعات سے محفوظ رکھا اور جو کچھ اسلاف اور اہل سنت سے پایا اس کے قریب تر ہے یعنی ایسی توحید جس میں تمثیل یا تعطیل نہیں ہیں انھوں نے قدیم ہونے کے حق کو پہچانا اور جو عدم سے وجود میں آیا اس کے اوصاف کو بھی واضح کیا۔ اس لیے سید الطائفہ حضرت جنید بغدادی نے فرمایا: " توحید قدم کو حدث سے الگ ماننا ہے۔ توحید کے دلائل جاننا ضروری ہیں[35] ان حضرات نے اصول عقائد کو واضح دلائل اور روشن شواہد کے ساتھ

[34] مکی، ابوطالب، قوت القلوب، ج3، صفحہ 309

Makki,Abū ṭalib, Qūt ul-Qulūb,volume3, P: 309

[35] ایضا۔ ص:49

Ibad, P:49

مضبوط کیا جس طرح حضرت ابو محمد جریری نے فرمایا: جو شخص شواہد میں سے کسی شاہد (دلیل) کے ساتھ علم توحید سے واقفیت حاصل نہیں کرتا اس کے قدم دھوکے کے باعث ضائع ہونے کے گڑھے میں پھسل جاتے ہیں۔ان کا مقصد یہ ہے کہ جو شخص محض تقلید کی طرف مائل ہوتا ہے اور توحید کے دلائل میں غور وفکر نہیں کرتا وہ نجات کے قریب نہیں پہنچ سکتا. راستے سے ہٹ جاتا ہے اور وہ ہلاکت کے قید خانے میں چلا جاتا ہے۔اور جو شخص ان کے الفاظ میں غور کرتا اور ان کے کلام میں سوچ بچار کرتا ہے وہ ان تمام اقوال میں، وہ جمع ہیں یا متفرق، اس بات کا یقین حاصل کر لیتا ہے کہ اس قوم نے تحقیق کی طرف ترقی کرنے میں کوئی کمی نہیں کی اور طلب کے سلسلے میں کوتاہی کے زینے پر قدم نہیں رکھا۔ حضرت جنید بغدادی فرماتے ہیں: بندہ حکمت کی گرہوں میں سے سب سے پہلے اس چیز کا محتاج ہے کہ وہ مصنوع اپنے صانع کو ممتاز کر کے) پہچانے اور محدث (جس کو پیدا کیا گیا) جان لے کہ اس کو کس طرح پیدا کیا گیا تاکہ وہ خالق اور مخلوق کی صفات میں امتیاز کر سکے اور قدیم اور محدث کی صفات کو پہچان لے، وہ اس کے حکم کے سامنے جھک جائے اور اس کی عبادت کے وجوب کا اعتراف کرے کیونکہ جو شخص اپنے مالک کو نہیں پہچانتا وہ اس بات کا اعتراف نہیں کر سکتا کہ ملکیت کا مستحق کون ہے۔ حضرت ابو طیب مراغی فرماتے ہیں کہ:

عقل کا کام راہنمائی کرنا، حکمت کا کام اشارہ کرنا اور گواہی دینا معرفت ہے، پس عقل دلالت کرتی ہے، حکمت اشارہ کرتی ہے اور معرفت گواہی دیتی ہے کہ عبادات کا خالص اور صاف ہونا توحید کے اخلاص اور صفائی سے حاصل ہوتا ہے۔ حضرت جنید بغدادی سے توحید کے بارے میں پوچھا گیا تو انھوں نے فرمایا: اس واحد ذات کو کمال احدیت کے ساتھ ایک ماننا یہ ہے کہ وہ ایسا واحد ہے جس کی کوئی اولاد نہیں اور نہ وہ کسی سے پیدا ہوا[36] یعنی اس کی ضد، شریک، مشابہ کی نفی کی جائے کہ اس کو کسی سے تشبیہ نہ دی جائے نہ اس کی کوئی کیفیت ہے نہ صورت اور نہ ہی مثال

---

36 القشیری، عبد الکریم، بن ہوازن، ابو القاسم، رسالہ قشیریہ، مترجم، محمد صدیق ہزاروی، (مکتبہ اعلیٰ حضرت، لاہور، 1430/2009) ص:50

AlQusheri, Abdul Kareem Bin Hawazin, Abu-al-Qasim, Risaala Qusheriya ,Mutarjim,Muhammad ṣiddiuqe Hazarvi, (Maktaba ahla Hazrat Publisher, Lahore, 2009,1430H. P: 50

36 ایضا، ص:51

Ibid,P:51

36 ایضا، ص:61

Ibid,P:61

ارشاد خداوندی ہے: لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ، وَهُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ[37] اس جیسا کوئی نہیں اور وہی سنتا دیکھتا ہے۔

حضرت ابوالحسن بوشنجی فرماتے ہیں: توحید اس بات کو جاننا ہے کہ اللہ دیگر ذاتوں کے مشابہ نہیں اور نہ اس کی صفات کی تلفی ہو سکتی ہے۔[38] حضرت یوسف بن حسین فرماتے ہیں: ایک شخص حضرت ذوالنون مصری کے سامنے کھڑا ہوا اور اس نے کہا مجھے توحید کے بارے میں بتایئے کہ وہ کیا ہے؟ انھوں نے فرمایا: توحید اس بات کا جاننا ہے کہ اشیاء میں اللہ کی قدرت کسی ملاوٹ کے بغیر ہے اور اشیاء میں اس کی تخلیق کی مشقت کے بغیر ہے۔ ہر چیز کی علت اس کی صنعت ہے اور اس کی صنعت کی کوئی علت نہیں اور بلند آسمانوں اور پست زمینوں میں اس کے سوا کوئی تدبیر کرنے والا نہیں اور جس کا تمھارے وہم میں تصور آتا ہے وہ اس کے خلاف ہے۔ اور حضرت جنید بغدادی نے فرمایا: '' توحید یہ کہ تم اس بات کو جان لو اور اقرار کرو کہ اللہ اپنی ازلیت میں ایک ہے، نہ اس کا کوئی ثانی ہے اور نہ اس سے پہلے کوئی چیز عمل میں آئی۔ حضرت حسین بن منصور فرماتے ہیں: جو شخص توحید کی حقیقت کو پہچان جائے اس سے لم (کیوں) اور کیف کیسے ختم ہو جاتا ہے (یعنی وہ سوال نہیں کرتا)۔ حضرت جنید بغدادی نے فرمایا: '' سب سے زیادہ معزز اور اعلیٰ مجلس میدان توحید میں غور و فکر کے ساتھ قرآن مجید اللہ کی صفت ہے اس لیے وہ قدیم ہے اور مخلوق نہیں۔ مخلوق قدیم نہیں ہوتی بلکہ حادث ہوتی ہے۔ الفاظ حادث اور مخلوق ہیں، کلام الٰہی قدیم اور غیر مخلوق ہے۔ یعنی ذاتی طور پر غیب کا علم اللہ کو ہے اور جسے وہ چاہے اور جتنا چاہے غیب کا علم عطا کرتا ہے۔ رسول اکرم ﷺ کو ماکان اور ما یکون جو ہو گیا اور جو ہو گا سب کا علم عطا فرمایا اور چونکہ آپ ﷺ کا علم عطائی ہے اور اللہ کا علم ذاتی ہے اس لیے شرک کا تصور بھی نہیں ہو سکتا۔

[37] سورہ الشوری، 11:42

Al-Qur'an, 42:11

[38] القشیری، عبدالکریم، بن ہوازن، ابوالقاسم، رسالہ قشیریہ، مترجم، محمد صدیق ہزاروی، ص:515

AlQusheri, Abdul Kareem Bin Hawazin, Abu-al-Qasim, Risaala Qusheriya ,Mutarjim,Muhammad ṣiddiuqe Hazarvi P:515

عقیدہ توحید کے دلائل:[39]

وَ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ [40] اور تمھارا معبود ایک معبود ہے۔

حضرت ابو ہریرہ سے مروی ہے فرماتے ہیں: رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: بَيْنَا رَجُلٌ فِيمَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ لَمْ يَعْمَلْ خَيْرًا قَطُّ إِلَّا التَّوْحِيدَ، فَقَالَ لِأَهْلِهِ: إِذَا مُتُّ فَاحْرِقُونِي ثُمَّ اسْحَقُونِي ، ثُمَّ ذِرُوا نِصْفِي فِي الْبَرِّ وَنِصْفِيْ فِي الْبَحْرِ فِي يَوْمِ رِيحٍ فَعَلُوا فَقَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ لِلرِّيحِ : أَدِّي مَا أَخَذْتِ، فَإِذَا هُوَ بَيْنَ يَدَيْهِ، فَقَالَ لَهُ: مَاحَمَلَكَ عَلَى مَا صَنَعْتَ فَقَالَ إِسْتِحْيَاء مِنْكَ فَغَفَرَ لَهُ) تم سے پہلے (زمانے میں)ایک شخص تھا اس کے پاس توحید کے سوا کوئی نیک عمل نہ تھا۔ تو اس نے اپنے گھر والوں سے کہا کہ جب میں مر جاؤں تو مجھے جلا دینا پھر راکھ بنا کر اسے اس دن جب تیز آندھی چلے، نصف خشکی میں اڑا دینا اور صف سند میں ڈال دیا۔ چنانچہ انہوں نے اس طرح کیا اللہ نے ہوا سے فرمایا: جو کچھ تو نے لیا ہے نکال دے تو وہ شخص اللہ کے سامنے پیش ہو گیا۔ اللہ نے اس سے پوچھا تمھیں اس عمل پر کس چیز نے ابھارا؟ اس نے کہا تجھ سے حیاء کرتے ہوئے ایسا کیا ہے۔ پس اللہ نے اسے بخش دیا۔[41] اس بات کا حکم لگانا کہ اللہ ایک ہے نیز اس بات کا علم کہ کوئی چیز ایک ہے یہ بھی توحید ہے۔ کہا جاتا ہے: وحدت میں نے اسے ایک قرار دیا) اس وقت بولا جاتا ہے جب تم کسی کو وحدانیت کی صفت کے ساتھ موصوف کرو۔ جس طرح تم" شَجَّعْتُ فلانا "اس وقت کہتے ہو جب تم کسی کو شجاعت کی طرف منسوب کرتے ہو۔ لغت میں کہا جاتا ہے: (وَحَدَ يَحِدُ فَهُوَ وَّاحِدٌ وَوَحْدٌ وَوَحِيْدٌ) جس طرح کہا جاتا ہے: (فَرَدَ فَهُوَفَارِدٌ وَ فَرْدٌ وَ فَرِيدٌ) - احَدٌ" اصل میں وَحَدٌ" تھا وار کو ہمزہ سے بدلا کیونکہ داد مفتوحہ کو بعض اوقات ہمزہ سے بدل دیتے ہیں جس طرح واد مکسورہ اور واہ مضمومہ کو ہمزہ سے بدلا جاتا ہے۔ اسی طرح" إِمْرَاةٌ أَسْمَاءُ بِمَعْنَى وَسْمَاءُ" کہا جاتا ہے اور یہ وَسَامَةٌ" سے بنا ہے۔ اہل علم کی زبان میں اللہ کے واحد ہونے کا مطلب یہ ہے کہ جس کی تعریف میں وضع اور

---

[39] القشیری، عبد الکریم، بن ہوازن، ابو القاسم، رسالہ قشیریہ، مترجم، محمد صدیق ہزاروی، ص:59
AlQusheri, Abdul Kareem Bin Hawazin, Abu-al-Qasim, Risaala Qusheriya ,Mutarjim,Muhammad ṣiddiuqe Hazarvi P:59

[40] سورہ بقرہ، 163:2
Al-Qur'an, 2:163

[41] البخاری، محمد بن اسماعیل، الجامع الصحیح، کتاب احادیث الأنبیاء، باب 52، رقم الحدیث: 3481
Al-Bukari,Al-Bukhari,Muhammad bin Ismail,Al-Jami'i al-Saheh,Kitab, aḥadees-ul-anbiya,Bab 52,Raqam-ul-hadeeth:3481

رفع نہ پایا جائے (یعنی جو مرکب نہ ہو) بخلاف اس کے جب کہا جائے کہ انسان واحد ہے تو اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ وہ ہاتھ اور پاؤں کے بغیر ہے اس میں رفع اور وضع دونوں پائے جاتے ہیں یعنی جو ہاتھ اور پاؤں کے بغیر ہے اس میں کسی چیز کا رفع اٹھانا بتایا گیا ہے اور اللہ ہی یکتا ہے (کسی چیز سے مرکب نہیں) بر خلاف اس نام کے جو کسی ایسی چیز کے لیے وضع کیا گیا ہو جو چند اشیاء سے مرکب ہو۔ بعض اہل تحقیق نے کہا ہے کہ اللہ کے واحد ہونے کا مطلب یہ ہے کہ نہ تو اس کی ذات کی تقسیم ہو سکتی ہے نہ اپنی ذات وصفات میں کسی کے مشابہ ہے اور نہ ہی اس کے افعال و مصنوعات میں کوئی اس کا کوئی شریک ہے۔

مسائل توحید اور صوفیاء کے عقائد

حضرت استاذ زین الاسلام ابوالقاسم فرماتے ہیں۔ مسائل توحید میں ان حضرات (صوفیاء) کے عقائد کو ہم نے ان کو ترتیب کے ساتھ ذکر کیا ہے۔ اس طریقہ کے شیوخ کے متفرق کلام، ان کے مجموعات اور توحید کے سلسلے میں ان کی تصنیفات میں جو کچھ پایا جاتا ہے وہ اس طرح ہے۔

صفات باری تعالیٰ کے متعلق عقائد[42]

بے شک حق سبحانہ و تعالی موجود ہے، قدیم ہے، واحد ہے، حکمت والا ہے، قادر ہے، جاننے والا ہے، قہر و غضب والا ہے، رحیم ہے، ارادہ کرنے والا، سننے والا ہے، بزرگی عطا کرنے والا، بلندی والا، کلام کرنے والا، دیکھنے والا، بڑائی والا اور قدرت والا ہے، زندہ ہے، احد (ایک) ہے، باقی رہنے والا اور بے نیاز ہے۔ اور وہ علم کے ساتھ عالم، قدرت کے ساتھ قادر، ارادے کے ساتھ مرید (ارادہ کرنے والا)، سننے کے ساتھ سمیع (سننے والا)، دیکھنے کے ساتھ بصیر (دیکھنے والا)، کلام کے ساتھ متکلم، حیات کے ساتھ حیّ (زندہ)، اور بقاء کے ساتھ باقی ہے۔ اس کے دو ایک" ہیں جو اس کی صفات ہیں۔ ان کے ساتھ جو کچھ چاہے پیدا کرتا ہے۔ وہ پاک ہے، یہ صفات اس کے ساتھ خاص ہیں۔ اس کا وجہ" (چہرہ) ہے اور اس کی ذاتی صفات اس کی ذات کے ساتھ خاص ہیں۔ نہ تو ان کو عین ذات کہا جا سکتا ہے اور نہ ہی ذات کا غیر کہا جا سکتا ہے بلکہ یہ اس کی ازلی صفات ہیں۔ وہ اپنی ذات میں واحد ہے وہ اپنی مصنوعات (مخلوقات) میں سے کسی کے مشابہ نہیں اور نہ ہی مخلوقات میں ان لوگوں کا رد کیا گیا ہے جو اللہ کو علم کے بغیر عالم، قدرت کے

---

[42] القشیری، عبدالکریم، بن ہوازن، ابوالقاسم، رسالہ قشیریہ، مترجم، محمد صدیق ہزاروی، ص:50

AlQusheri, Abdul Kareem Bin Hawazin, Abu-al-Qasim, Risaala Qusheriya ,Mutarjim,Muhammad ṣiddiuqe Hazarvi P:50

بغیر قادر اور اسی طرح دیگر صفات کے بغیر مانتے ہیں یعنی وہ کہتے ہیں اللہ بصیر ہے لیکن دیکھنا اس کی صفت نہیں تو آپ نے بتایا کہ وہ ان صفات کے ساتھ موصوف ہے اور اس میں یہ صفات پائی جاتی ہیں البتہ حقوق کا دیکھنا آنکھوں کے ساتھ ہے اور اس کا دیکھنا آلہ کے بغیر ہے اسی طرح دیگر صفات کا معاملہ ہے۔ ید ہاتھ کو کہتے ہیں لیکن وہ ہاتھوں سے پاک ہے لہذا اس سے اس کی صفات مراد ہیں۔ وجہ چہرے کو کہتے ہیں۔ یہاں اس کی ذات مراد ہے۔ کوئی شے اس کے مشابہ نہیں ہے۔ وہ جسم، جوہر، عرض نہیں 1 اور نہ ہی اس کی صفات اعراض، نہ اس تک عقلوں کی رسائی ہے اس کے لیے کوئی جہت اور مکان نہیں نا اس پر وقت اور زمانہ جاری ہو سکتا ہے۔ اس کی صفات میں کمی اور زیادتی بھی جائز نہیں اس کی کوئی شکل اور پائش نہیں اور نہ ہی کوئی انتہاء اور جدائی کا انقام ہے۔ کوئی حادث (نو پید) اس میں حلول نہیں کر سکتا اور اس کے فعل کا کوئی باعث (ابھارنے والا) نہیں، اس کے لیے کوئی رنگ اور کون 3 (فساد) ثابت نہیں کوئی مدد اور معاون اس کی مدد نہں کر سکتی اور کوئی چیز جو قدرت میں ہو گی ہے اس کی قدرت سے باہر نہیں۔ کوئی فطری بات اس کے حکم سے جدا نہیں ہو سکتی اور نہ کوئی معلوم چیز اس کے علم سے دور یا غائب ہو سکتی ہے۔ اس کے فعل کے بارے میں کیفیت کا سوال نہیں ہو سکتا اور نہ ہی اسے اس کے فعل پر ملامت کیا جا سکتا ہے۔ اس کے بارے میں کہاں، جہاں اور کیسے کا سوال نہیں ہو سکتا۔ نہ اس کے وجود کا آغاز معلوم کیا جا سکتا ہے کہ کہا جائے وہ کب تھا اور نہ ہی اس کے بقاء کی کوئی انتہاء ہے کہ کہا جائے موت اور زمانے نے اس کو پورا کر دیا۔ جب کوئی قتل کرے تو اس کے بارے میں سوال نہیں کیا جا سکتا کہ اس نے کیوں کیا؟ کیوں کہ اس کے افعال کی کوئی علت (اور وجہ) نہیں۔ یہ بھی نہیں کہا جا سکتا کہ وہ کیا ہے؟ کیونکہ اس کی کوئی جنس نہیں کہ وہ کسی نشانی کے ذریعے اپنے ہم شکلوں سے ممتاز ہو سکے۔ وہ دکھائی دیتا ہے لیکن سامنے نہیں، وہ غیر کو دیکھتا ہے لیکن آنکھ کے ڈھیلے سے نہیں، وہ بناتا ہے لیکن اپنے عمل دخل سے نہیں (بلکہ حکم سے بناتا ہے) اللہ کے اسماء، افعال اور قدرت اس کے اچھے نام اور بلند صفات ہیں، جس کا ارادہ فرماتا ہے اسے کر ڈالتا ہے، بندے اس کے حکم کے سامنے سر تسلیم خم کرتے ہیں، اس کی سلطنت میں وہی کچھ ہوتا ہے جو وہ چاہتا ہے اور اس کے ملک میں وہ کچھ نہیں ہو سکتا جس کا پہلے سے فیصلہ نہ ہوا ہو، جو اس کے علم میں پیدا ہونے والا ہے، اس کے ہونے کا ارادہ فرماتا ہے اور جو ہو سکتا ہے لیکن اس کے علم کے مطابق نہیں ہو گا تو وہ اس کے نہ ہونے کا ارادہ کرتا ہے۔ بندوں کے اعمال کا خالق ہے، وہ خیر ہوں یا شر، کے اعمال وہ کائنات میں جو اشیاء یا آثار ہیں ان کو پیدا کرنے والا ہے۔ وہ کم ہوں یا زیادہ، وہ امتوں کی طرف رسولوں کو بھیجنے والا ہے لیکن یہ (بھیجنا) اس پر واجب نہیں ۔ رسل عظام کی خبر سے لوگ اس کی عبادت کرتے ہیں اور کسی کو ملامت کرنے یا اس پر اعتراض کرنے کا حق نہیں۔ وہ ہمارے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ظاہری معجزات اور واضح نشانیوں کے ساتھ ایسی تائید کرنے والا

ہے جس سے عذر زائل ہو گیا اور یقین وانکار واضح ہو گیا۔ اس نے نبی اکرم ﷺ کے وصال کے بعد عظمت و سیادت اسلام کی حفاظت آپ ﷺ کے خلفاء راشدین (محافظ) کے ذریعے فرمائی۔ پھر دین کی حجتوں میں سے جس کو واضح کیا اس کی حفاظت اپنے اولیاء کی زبانوں سے کی اور اس نے امت حنفیہ (مسلمانوں) کو گمراہی پر متفق ہونے سے محفوظ رکھا اور دلائل قائم کرکے باطل کا مادہ کاٹ دیا اور دین متین کا وعدہ جو ارشاد گرامی میں فرمایا اس کو پورا کر دیا - لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ وَ لَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ [43] کہ اسے سب دینوں پر غالب کرے، پڑے بُرا مانیں مشرک۔ تو اصول مشائخ کو اختصار کے ساتھ اس انداز (مندرجہ بالا) میں بیان کر دیا ہے۔ اور اللہ ہی توفیق دینے والا ہے۔ جوہر دو جو خود قائم ہوا اور عرض رو ہے جو دوسروں کے ساتھ قائم ہو اور اعراض مرض کی جمع ہے رنگ عادت کی صفت ہے اور اللہ قدیم ہے دی ہے اور کون کا معنی ہو جانا مل رہا اور فساد کا معنی ٹوٹ جانا ہے۔ یہی اللہ کی شان کے لائق نہیں کیونکہ حادث کی صفات ہیں کوئی چیز نہ ہو پھر ہو جائے، پھر ختم ہو جائے۔ اللہ کی ذات اس طرح نہیں ہے۔

توحید کی اقسام

توحید کی تین قسمیں ہیں:

تَوْحِيدُ الْحَقِّ لِلْحَقِ تَوْحِيدُ الْحَقِّ لِلْخَلْقِ تَوْحِيدُ الْخَلْقِ لِلْحَقِّ تَوْحِيدُ الْحَقِّ لِلْحَقِّ :اس بات کا علم ہو کہ وہ (اللہ) ایک ہے اور اس کے بارے میں خبر دینا کہ وہ ایک ہے۔ تَوْحِيدُ الْحَقِّ لِلْخَلْقِ اللہ کا یہ بتانا ہے کہ اس کا فلاں موحد ہے اور اللہ کی بندے کی توحید کا خالق ہے۔ تَوْحِيدُ الْخَلْقِ لِلْحَقِّ: یہ ہے کہ بندے کو اللہ کے واحد ہونے کا علم ہو اور وہ اس کے بارے میں خبر دے کہ وہ ایک ہے۔

توحید کے بارے اقوال مشائخ

توحید کے مفہوم میں مشائخ کے اقوال درج ذیل ہیں۔

1. حضرت ذوالنون مصری سے توحید کے بارے میں پوچھا گیا تو انھوں نے فرمایا: تم یہ بات جان لو کہ اشیاء میں اللہ کی قدرت طبعی طور پر نہیں بلکہ اختیار کے ساتھ جاری ہے۔ اللہ مخلوق کو کسی کوشش اور زور کے ساتھ پیدا نہیں کرتا اور ہر چیز کی علت اس کا بنانا ہے اور اس کے بنانے کی مامت کوئی نہیں۔ اور جب بھی تمھارے ذہن میں

---

[43] سورہ الصف، 8:61

Al-Qur'an, 61:8

تصور آئے تو وہ اللہ کا تصور نہیں ہو گا۔

2. حضرت جریری فرماتے ہیں: علم توحید کے بیان کے لیے توحید کی زبان چاہئے۔

3. حضرت جنید بغدادی سے توحید کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا: جس ذات کو موحد (ایک) قرار دیا جارہا ہے اس کے کمال حدیث کے ہوتے ہوئے اس کی وحدانیت کی تحقیق کی وجہ سے اسے اس طرح ایک سمجھنا کہ نہ اس کی اولاد ہے اور نہ اسے کسی نے جنا ہے، نہ اس کی ضد ہے نہ اس کا کوئی شریک ہے، نہ اس کی کوئی شبیہ ہے نہ کیفیت، نہ صورت اور نہ مثال ہے، اس کو توحید کہتے ہیں۔ ارشاد خداوندی ہے:

وَلَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ اس جیسا کوئی نہیں۔[44]

4. حضرت جنید بغدادی فرماتے ہیں: جب توحید کے بارے میں عقلمندوں کی عقلیں انتہاء کو پہنچ جائیں تو ان کی انتہاء حیرت پر ہوتی ہے۔

5. حضرت جعفر بن محمد فرماتے ہیں: میں نے حضرت جنید بغدادی سے سنا جب ان سے توحید کے بارے میں پوچھا گیا تو انھوں نے فرمایا: یہ ایک ایسی کیفیت ہے جس میں تمام آثار مٹ جاتے ہیں اور علوم داخل ہوتے ہیں اور اللہ اسی طرح ہوتا ہے جس طرح ازل میں تھا۔

6. حضرت فارس فرماتے ہیں: غلبہ حال کے وقت تمام وسائل کو ساقط کرنا اور احکام کی بجا آوری کے وقت پھر ان کو اختیار کرنا اور یہ بات جاننا کہ نیکیاں کسی قسم کی قسمت کو تبدیل نہیں کرتیں چاہے وہ بد بختی ہو یا نیک بختی،

7. حضرت شبلی فرماتے ہیں: توحید حقیقت میں اس ذات کی جس کو ایک تسلیم کیا جاتا ہے (یعنی اللہ) کی توحید ہے۔ صفت ہے اور رسمی طور پر موجد (توحید پر قائم شخص) کا زیور ہے۔

8. حضرت جنید بغدادی سے توحید خاص کے بارے میں پوچھا گیا تو انھوں نے فرمایا: بندہ اللہ کے سامنے مردہ جسم کی طرح ہو، اللہ کے احکام قدرت اور اس کی تدابیر کا تصرف اس پر جاری ہو اور وہ اپنے نفس سے نا ہو کر اس کی توحید کے سمندروں میں ہو۔ اس کو یہ خبر بھی نہ ہو کہ مخلوق اسے پکار رہی ہے اور نہ ہی ان کی دعوت قبول کرنے کا خیال پیدا ہو کیونکہ اللہ ان کے حقیقی قرب میں ہونے کی وجہ سے اللہ کے وجود اور وحدانیت کی حقیقت کا اسے علم ہو جائے اور فنائے نفس یہ ہے کہ اس کی حس اور حرکت ختم ہو جائے کیونکہ اللہ ان تمام امور میں اس

[44] سورہ شوری،11:42

Al-Qur'an, 42:11

بندے سے جو چاہتا ہے وہ اس کا کفیل اور ضامن بن جاتا ہے۔ اس طرح کہ بندے کی انتہاء لوٹ کر ابتداء کی طرف آجائے اور وہ ایسا ہو جائے جس طرح وجود میں آنے سے پہلے تھا۔

9. حضرت بوشنجی سے توحید کے بارے میں پوچھا گیا تو انھوں نے فرمایا کہ نہ تو وہ کسی ذات کے مشابہ ہے اور نہ اس سے صفات کی نفی کی جاسکتی ہے۔

10. حضرت سہل بن عبداللہ سے اللہ کی ذات کے بارے میں پوچھا گیا تو انھوں نے فرمایا: اللہ کی ذات علم کے ساتھ موصوف ہے۔ اس کا ادراک اس طرح نہیں ہوتا کہ اس کا احاطہ ہو سکے اور نہ ہی دنیا میں اسے آنکھوں سے دیکھا جاسکتا ہے۔ نہ اس کی کوئی حد ہے نہ اس کا احاطہ ہو سکتا ہے اور نہ وہ کسی چیز میں حلول کرتا ہے بلکہ اس کے بغیر وہ حقائق ایمان میں موجود ہے۔ اور قیامت کے دن مخلوق کی نگاہیں اللہ ان کو اپنے ملک اور قدرت میں ظاہری طور پر دیکھیں گی۔ مخلوق اس کی ذات کی حقیقت معلوم کرنے سے عاجز ہے اور اس نے مخلوق کو نشانیوں کے ذریعے اپنا پتہ بتادیا ہے۔ لیکن عقلیں اس کا ادراک نہیں کر سکتیں۔ مومن اسے آنکھوں سے دیکھیں گے لیکن نہ تو اس کا احاطہ کر سکیں گے اور نہ ہی اس کی انتہاء کو پاسکیں گے۔ حضرت جنید بغدادی فرماتے ہیں: توحید کے بارے سب سے بہترین قول حضرت ابو بکر صدیق ہی کا ہے۔ آپ نے فرمایا:

(سُبْحَانَ مَنْ لَّمْ يَجْعَلْ لِخَلْقِهِ سَبِيلًا إِلَىٰ مَعْرِفَتِهِ إِلَّا بِالْعِجْزِ عَنْ مَعْرِفَتِهِ) وہ ذات پاک ہے جس نے اپنی ذات کی پہچان کے لیے صرف ایک راستہ بنایا اور وہ اس کی معرفت سے عاجز ہوتا ہے۔

خلاصہ بحث

صوفیاء کرام کے ذات باری تعالی کے بارے میں نظریے اور اس کی وضاحت کے حوالے سے تصوف پر ابتدائی دور میں ایک عمدہ کتاب (التعرف) لکھنے والے ابو بکر کلاباذی رقمطراز ہیں۔

- تمام صوفیاء کا اجماع ہے کہ اللہ تعالی ایک ہے، تنہا ہے، منفرد ہے اور بے نیاز و قدیم ہے۔ وہ اپنے ناموں اور صفات کے ساتھ ازل سے ہے۔ اور وہ کسی لحاظ سے بھی مخلوق سے مشابہت نہیں رکھتا۔ اس کی ذات دیگر ذاتوں سے مشابہت رکھتی ہے نہ اس کی صفات اور کوئی آنکھ اس کا ادراک نہیں کر سکتی [45]

[45] الکلاباذی، امام ابو بکر بن اسحاق، محمد بن ابراہیم بن یعقوب، البخاری، التعرف، مترجم ڈاکٹر محمد حسن، تصوف فاؤنڈیشن، ص:49
Alkalabazi,Imam Abu Bakar Bin Isḥaq, Al-Bukari, Al-Taharruf, Mutarjim Doctor Muhammad Hasan,Tassawuf Foundation, P : 49

- اللہ تعالی کے واحد ہونے کا مطلب یہ ہے کہ نہ تو اس کی ذات کی تقسیم ہو سکتی ہے، نہ اس کی ذات کی مثال ہے، نہ صفات کی اور نہ ہی اس کے افعال اور مصنوعات میں اس کا کوئی شریک ہے[46]

توحید کے حوالے سے صوفیاء کرام کے نظریات کی ترجمانی کرتے ہوئے برصغیر کے مشہور و معروف صوفی بزرگ شیخ عثمان بن علی ہجویری کشف المحجوب میں لکھتے ہیں:

- بدن کی طہارت کے لیے جس طرح خالص پانی کی ضرورت ہے، اسی طرح دل کی طہارت کے لیے خالص توحید کی ضرورت ہے"[47])عقائد کی بنیاد مکاشفات پر نہیں بلکہ اس کا ماخذ قرآن وسنت کو قرار دیا اور یہی اس کی قبولیت کا راز ہے

تصوف کے موضوع پر عربی زبان میں لکھی گئی ایک نہایت اہم اور تمام صوفیاء و علماء کے ہاں مستند اور تسلیم شدہ کتاب ہے۔اس کے مصنف کا نام امام ابوالقاسم عبدالکریم بن ہوازن القشیری ہیں۔ یہ کتاب تقریباً پانچویں صدی ہجری کے آغاز میں لکھی گئی جو تصوف کی بنیادی کتب میں شمار کی جاتی ہے۔ بعد میں آنے والے تقریباً تمام صوفیاء کرام نے اس کتاب کو ایک مصدر کے طور پر لیا ہے اور اپنی کتب میں اس سے استفادہ کیا ہے۔ کتاب میں تصوف کی مختلف اصطلاحات کی وضاحت، صوفیاء کرام کے عقائد و نظریات، کرامات، حالات، اخلاق و کردار اور ان کے اقوال کا بڑا جاندار تذکرہ کیا گیا ہے۔[48] موصوف اپنی اس کتاب (رسالہ قشیریہ) کا سبب تالیف ہی یہی بتاتے ہیں کہ دین و عبادات سے دوری، اخلاق حسنہ کا ناپید ہو جانا اور طرح طرح کی بدعات کا عام ہو جانا۔اس پر مستزاد یہ کہ اتمام امور وافعال کو سلف کا طریقہ سمجھ کر انجام دیا جاتا ہے۔ مختصر طور پر مصنف معاشرے میں اور خاص طور پر تصوف کے حوالے سے جو بدعات اور خرافات معاشرے میں رائج ہو چکیں تھی اس کے خاتمے کے لیے تصوف کی اصل

---

46 الکلاباذی، امام ابو بکر بن اسحاق، محمد بن ابراہیم بن یعقوب، البخاری، التعرف، مترجم ڈاکٹر محمد حسن، تصوف فاؤنڈیشن، ص:48
Alkalabazi,Imam Abu Bakar Bin Isḥaq, Al-Bukari, Al-Taharruf, Mutarjim Doctor Muhammad Hasan,Tassawuf Foundation,P:48

47 کشف المحجوب، ص255
Kashf-al-Maḥjū b P :255

48 القشیری، عبدالکریم، بن ہوازن، ابوالقاسم، رسالہ قشیریہ، مترجم: محمد صدیق ہزاروی، ص48
AlQusheri, Abdul Kareem Bin Hawazin, Abu-al-Qasim, Risaala Qusheriya ,Mutarjim,Muhammad ṣiddiuqe Hazarvi, P: 48

حقیقت کو بیان کرنا اس کتاب کا مقصد بتاتے ہیں۔اپنے اس مقصد کو بیان کرنے کے بعد کتاب کے بالکل ابتدائی صفحات میں صوفیاء کرام کے توحید کے حوالے سے اصولی نظریات وعقائد کو بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

اس جماعت کے شیوخ نے اپنے قواعد کی بنیاد توحید کے صحیح اصولوں کو بتایا ہے۔ان کی روشنی میں اپنے عقائد کو بدعات سے پاک کیا ہے اور اس توحید کو اپنایا ہے جس پر اسلاف اور اہل سنت تھے۔جو کہ تمثیل و تعطیل کے عقائد باطلہ سے پاک تھی اور قدم کی حقیقت کو بھی وہ لوگ جانتے تھے اور موجود و معدوم سے بھی وہ لوگ واقف تھے" آخر میں ان تمام صوفیاء کرام اور مشائخ عظام کے عقائد و نظریات اور تعلیمات سے متعلق حضرت شاہ ولی کی رائے بیان کی جاتی ہے جو اس تمام گفتگو اور بحث کا نتیجہ اور خلاصہ ہے۔موصوف لکھتے ہیں: جس طرح تمام اہل تصوف کا اس بات پر اتفاق ہے کہ طریقت کے سب سلسلوں کی اصل ایک ہے اسی طرح یہ تمام بزرگ اس امر میں بھی متفق ہیں کہ راہ طریقت کے سالک کا سب سے پہلا کام یہ ہونا چاہیے کہ وہ اپنے عقائد کو درست کرے،اس ضمن میں اسے صحابہ کرام،تابعین عظام اور سلف صالحین کے عقائد کو اپنے لیے مشعل راہ بنانا چاہیے۔عقائد کی اصلاح کے بعد اس کے لیے ضروری ہے کہ وہ اسلام کے جملہ ارکان کو بجالائے۔یہ راہ طریقت کا پہلا مقام ہے جس کا نام اطاعت ہے۔ اطاعت در اصل تصوف واحسان کی اصل جڑ ہے اس کے بغیر طریقت اور سلوک کبھی درست نہیں ہو سکتے۔[49]

صوفیاء کرام کے عقائد و نظریات اور دین و شریعت کے بارے میں ان کے فہم پر سطور بالا میں کی گئی بحث سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ تصوف وروحانیت کے تمام سلاسل اور ان کے مشائخ وصوفیاء خالص توحید کے پرستار تھے نیز یہ کہ دین اسلام کے بنیادی تمام عقائد کو زبان و بیان اور عمل سے مانتے تھے۔اور اپنے انہی نظریات وعقائد کی لوگوں کو تعلیم دیتے اور تبلیغ کرتے تھے۔اس کے ساتھ ساتھ عہد رسالت وصحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے دوری کے سبب جہاں دین کے دوسرے شعبوں میں تنزل وزوال آتا گیا اسی طرح دین کی روحانی بنیادوں کو مضبوط کرنے اور اصلاح نفس و معاشرہ کے لیے کوششیں کرنے والا یہ نظام جسے تصوف یا خانقاہی نظام کہا جاتا ہے، بھی زوال پذیر ہوا۔ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ بہت سے مفاد پرست، دنیا پرست اور برائے نام صوفیوں نے اس نظام کے اندر بہت سی بدعات اور مفسدات کا شامل کیا۔عام عوام کا شعوری ارتقاء نہ ہونے کے سبب وہ بھی ایسے صوفیاء کے جال میں پھنستے گئے اور یوں یہ نظام بری طرح تباہی کی طرف چلتا گیا۔اس تمام کے باوجود ہر دور میں علماء امت کے ساتھ ساتھ خود

---

[49] القشیری، عبدالکریم، بن ہوازن، ابوالقاسم، رسالہ قشیریہ، (مترجم: محمد عبدالنصیر علوی) مقدمہ 49
AlQusheri, Abdul Kareem Bin Hawazin, Abu-al-Qasim, Risaala Qusheriya ,Mutarjim,Muhammad ṣiddiuqe Hazarvi P: 49

کامل صوفیائے کرام نے بھی اس نظام کی اصلاح کی کوششیں کیں اور ایسے تمام باطل عقائد و نظریات کے خلاف علم جہاد بلند کیا جو جاہل پیروں اور صوفیاء کے طرف سے متعارف کروائے گئے تھے اور جن کا دین اسلام سے کوئی ربط و تعلق نہیں تھا۔ شیخ عبد القادر جیلانی سے لے مجدد الف ثانی تک پھر شاہ ولی اللہ تک تمام کامل صوفیائے کرام خالص توحید کے ماننے والے اور اسی کی طرف دعوت دینے والے تھے

نوٹ: یہ دلائل اس بات پر دلالت کرتے ہیں کہ مشائخ صوفیاء کا عقیدہ توحید اور اصول عقائد اہل حق کے اقوال کے موافق ہیں۔

This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License